58

دُعا سے بڑھ کر کوئی کامیابی کا ذریعہ نہیں

فرمودہ ۱۸ مئی ۱۹۱۷ء

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی :-

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ۖ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

(سورہ بقرہ رکوع ۲۳)

اور فرمایا :-

یوں تو دُعا ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے مقابلہ میں کوئی روک نہیں ٹھہر سکتی۔ اور یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جس کی کاٹ کو کوئی ڈھال نہیں روک سکتی۔ اگر تمام قسم کی دھاتوں کو جمع کیا جائے اور ان سے ایک ڈھال بنائی جائے تب بھی وہ دعا کے حملہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بہت سے لوگ ہوں گے جنہوں نے بچپن میں بوڑھی عورتوں سے قصّے سُنے ہوں گے اور بہت سے ہوں گے جنہوں نے ابتدائی تعلیم کے دَوران میں کچھ قصّے پڑھے ہوں گے۔

مَیں نے ایک قصّہ سُنا تھا کہ کوئی جادو کا محل تھا۔ جو کوئی اس پر حملہ کرتا وہ کامیاب نہ ہوتا تھا۔ پھر کسی نے اسم اعظم پڑھ کر ماش کا دانہ مارا۔ تو وہ محل پھٹ گیا۔ اس میں خزانہ وغیرہ تھے ان پر اس نے قبضہ کر لیا۔ اور اس طرح کے دوسرے قصّے محض بچوں کے خوش کرنے کو بیان کئے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ مقامات فتح کرنے کی کوئی تدبیر نہیں ہوتی۔ وہ صرف خدا کے حضور آنسو بہا دینے سے فتح ہو جاتے ہیں۔ ماش کے ذریعہ قلعہ فتح ہو جانا صرف ایک قصّہ ہے۔ مگر یہ واقعہ ہے کہ خداوند کریم ہر ایک قسم کی مشکلات کے پہاڑ صرف چند لفظوں کے کہنے اور آنکھوں سے چند دانے گرانے سے اڑا دیتا ہے۔ آنسو بھی دانہ کے مشابہ ہی ہوتے ہیں۔ لیکن بظاہر اس سے بھی زیادہ نازک اور کمزور۔ کہ جو انگلی کے ساتھ چھونے سے ہی ٹوٹ جاتے ہیں۔ وہ قلعہ جس کو کوئی فتح نہیں کر سکتا وہ ان سے فتح ہو جاتا ہے۔ تو دُعا ہر زمانہ اور ہر وقت بڑے بڑے عظیم الشان کام کرتی ہے۔ لیکن ہمارے زمانہ میں تو بہت ہی کارآمد ہتھیار ہے۔ مَیں نے ایک رؤیا دیکھی اور آج

تک جب یاد آتی ہے۔ اس کی لذت محسوس کرتا ہُوں ۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک اژدھا ہے اور ایک سڑک ہے کچھ آدمی آگے بڑھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت میرے ساتھ ہے جو لوگ آگے ہیں ان کے متعلق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ہی ساتھ سے الگ ہوئے ہوئے ہیں۔ اس کا شاید یہ مطلب ہو کہ بظاہر تو ساتھ ہیں۔ مگر اطاعت میں تقدم کرتے ہیں۔ چلتے چلتے کسی کے چیخنے کی آواز آئی ہے۔ اور مَیں اس کی طرف دوڑتا ہُوا گیا۔ کہ اسے مصیبت سے بچاؤں۔ دیکھا کہ ایک اژدھا ہے جو لوگوں پر حملہ کر رہا تھا۔ اور کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا جب وہ سانس لیتا تھا تو بے اختیار لوگ اس کی طرف کھنیچے چلے جاتے اور کوئی ان کو روک نہ سکتا۔ انسانوں پر ہی کیا موقوف ہے ہر ایک چیز درخت وغیرہ تک اس کی طرف کھنیچنے لگتے اور جب وہ سانس باہر نکالتا جہاں تک پہنچتا وہاں تک کی ہر ایک چیز کو جلا کر راکھ کر دیتا۔ اس وقت مَیں نے اپنے دوستوں میں سے ایک کو دیکھا جس پر وہ حملہ آور ہو رہا تھا۔ مَیں بھاگ کر گیا۔ کہ اس کی مدد کروں۔ لیکن وہ اژدہا اس سے ہٹ کر مجھ پر حملہ کرنے لگا۔ اس وقت مجھ کو وہ اژدہا یاجوج ماجوج ہی معلوم ہونے لگا۔ اور خیال آیا کہ اس کا سامنے ہو کر تو مقابلہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا یدان لاحد لقتالھما[1] کہ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔ اور یہ حدیث یاجوج ماجوج کے متعلق ہے۔ اس سے مجھے کچھ گھبراہٹ سی پیدا ہوئی لیکن معاً یہ بات مجھے سمجھائی گئی۔ کہ اس حدیث کا تو یہ مطلب ہے کہ اس کے سامنے ہو کر کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اگر کسی اور طریق سے حملہ کیا جائے۔ تو ضرور کامیابی ہوگی۔ اس کے بعد مَیں نے دیکھا۔ کہ ایک چارپائی پیدا ہوئی ہے۔ جو بُنی ہوئی نہیں صرف چوکھٹ ہے اور وہ اس اژدہے کی پیٹھ پر رکھی گئی ہے۔ مَیں اس پر کھڑا ہو گیا اور ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنی شروع کر دی ہے جس سے وہ پگھلنا شروع ہو گیا۔ اور آخر کار مر گیا۔ یہ مَیں نے اس کے سامنے ہو کر مقابلہ نہیں کیا بلکہ اُوپر ہو کر گیا تھا۔ اس لئے کامیاب ہو گیا۔

آج جو اسلام کے خلاف فتنہ برپا ہے کوئی نہیں جو تلوار سے اس کو مٹا سکے اس کے مٹانے کا ذریعہ صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے خدا کے حضور دُعا کرنا۔ پس سب مِلکر دعائیں کرو اور اسلام کی تائید میں اس ہتھیار سے بہت زیادہ کام لو۔ دیکھو جو کوئی اسلام کا نام لے کر کسی کے مقابلہ میں تلوار اٹھاتا ہے وہ سخت ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔ کیونکہ رسُول کریمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اس وقت تلوار کام نہیں دے گی۔ تو اس زمانہ میں صرف دُعا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے مخالفین اسلام کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے مگر جو لوگ اسلام کے نام پر اس وقت تلوار اٹھاتے ہیں وہ درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ وہ نہ صرف خدا اور

---

[1] مسلم بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب العلامات بین یدی الساعۃ۔

رسُول کے حکم کے خلاف ہی کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام سے دشمنی بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ وہ ذریعہ استعمال کرتے ہیں۔ جو قرآن نے نہیں بتایا۔

پس یہ زمانہ خصوصیت سے دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ دعاؤں کے خاص اوقات یہ ہیں۔ نمازوں میں نوافل میں خاص طور پر روزوں میں دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اسلام کی ترقی اسی میں ہے۔

بعض اہم کار درپیش ہیں۔ ان میں رکاوٹیں ہوتی جاتی ہیں۔ سب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے کرنے کی ہمیں توفیق دے۔

ترقی کا وقت بھی ہے لیکن ہماری طاقت بھی کمزور ہے۔ پورے سامان بھی نہیں ہیں۔ مَیں تو اپنی صحت کو دیکھتا ہوں۔ ہمیشہ بیمار ہی رہتا ہوں ایک وقت صحت ہوتی ہے تو دوسرے وقت بیمار۔ پس اس وقت ضرورت ہے کہ ہماری تمام جماعت پورے جوش کے ساتھ دعائیں کرے کہ خدا تعالیٰ نور ہدایت کو تمام دنیا میں پھیلا دے اور ہمیں سامان دے جن سے ہم کامیاب ہوں۔ لیکن صرف سامانوں سے ترقی اور غلبہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سامان ہوں تو ساتھ خدا کا فضل بھی ہو۔

پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں وہ سامان دے جن سے اسلام کی ترقی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے اور چشم پوشی فرمائے اور وہ کام جو مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہم پر فرض ہوئے ہیں ان کے پورا کرنے کی توفیق دے تاہم اسلام کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

(الفضل ۲۶ رمئی ۱۹۱۷ء)